

سورۃ الانفال رکوع نمبر 2:

(آیت نمبر 11 تا 19)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَغْشَى	وہ ڈھانپ دیتا ہے/ طاری کر دیتا ہے۔	النَّعَاسُ	اُٹکھ۔ غنودگی
رِجْزَ الشَّيْطَانِ	شیطان کی نجاست	الْأَعْنَاقِ	گردنیں
بَنَانٍ	پور پور، جوڑ جوڑ	رُحْفًا	لٹکر کشی کی صورت میں
مُتَحَيِّزًا إِلَى فِتْنَةٍ	کسی فوج سے جا ملنے کے لیے	مُتَحَيِّزًا لِقِتَالٍ	جنگی چال کے طور پر
رَمِيَتْ	ٹوٹنے پھینکا	لَيْبِلَى	تاکہ وہ آزمائے
مُوهِنٌ	کمزور کرنے والا		

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

إِذْ	يَغْشَىٰكُمْ	النَّعَاسُ	أَمَنَةً	فِتْنَةٍ	وَيَنْزِلُ	عَلَيْكُمْ
جب	اڑھادی تمہیں	اُٹکھ	تسکین کے لیے	اپنی طرف سے	اور برسایا	تم پر

جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھادی اور تم پر

مِنَ السَّمَاءِ	مَائِ	لَيُظْهِرَنَّكُمْ	بِهِ	وَيَذْهَبُ	عَنْكُمْ	رِجْزَ الشَّيْطَانِ
آسمان سے	پانی	تاکہ پاک کر دے تمہیں	اس سے	اور دور کر دے	تم سے	شیطان کی نجاست

آسمان سے پانی برسایا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے

وَلَيُزَيِّطَ	عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ	وَيُخَيِّتُ	بِهِ	الْأَفْدَامَ	11	إِذْ	يُوحَىٰ
اور تاکہ مضبوط کر دے	دلوں تمہارے کو	اور جمادے	اس سے	قدم	جب	وحي بھیجی	

اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے (11 جب تمہارا پروردگار

رَبِّكَ	إِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ	أَنَّىٰ	مَعَكُمْ	فَقَاتِلُوا	الَّذِينَ	أَمَنُوا
تمہارے رب نے	فرشتوں کی طرف	کہ میں	تمہارے ساتھ ہوں	پس ثابت رکھو	ان کو جو	ایمان لائے

فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو سلی دو کہ وہ ثابت قدم رہیں۔

سَالِفِي	فِي قُلُوبِ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	الزُّعْبِ	فَاضْرِبُوا	فَوْقَ
ابھی ابھی ڈالوں گا	دلوں میں	وہ لوگ جو	کافر ہوئے	رعب یا ڈر	پس مارو	اوپر

میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں تو اُن کے سر مار (کر) اڑا دو

الْأَعْنَاقِ	وَاضْرِبُوا	مِنْهُمْ	كُلَّ	بَنَانٍ	12	ذٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ
گردنوں کے	اور مارو	ان کے	ہر	پور پور پر	یہ	اس لیے کہ	

اور ان کا پور پور مار (کر توڑ دو) (12۔ یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ

شَاقُوا	اللَّهُ	وَرَسُولُهُ	وَمَنْ	يُشَاقِقِ	اللَّهُ	وَرَسُولُهُ
انھوں نے مخالفت کی	اللہ	اور رسول اس کے کی	اور جو کوئی	مخالفت کرتا ہے	اللہ کی	اور اس کے رسول کی

انھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی، اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے،

فَإِنَّ	اللَّهُ	شَدِيدُ	الْعِقَابِ (13)	ذَلِكُمْ	فَذُوقُوهُ	وَأَنَّ
تو یقیناً	اللہ	سخت	عذاب دینے والا	یہ ہے	تو تم چکھو اس کو	بے شک

تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔ ((13) یہ (مزہ تو یہاں) چکھو، اور یہ (جانے رہو) کہ

لِلْكَافِرِينَ	عَذَابُ	النَّارِ (14)	يَأْتِيهَا الَّذِينَ	آمَنُوا	إِذَا	لَقِيتُمْ
کافروں کے لیے	عذاب	دوزخ	اور وہ لوگ جو	ایمان لائے ہو	جب	مقابلہ ہو تمھارا

کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار ہے)۔ ((14) اے اہل ایمان! جب تمھارا مقابلہ ہو

الَّذِينَ	كَفَرُوا	رَحْفًا	فَلَا	تَوَلَّوْهُمْ	الْأَذْبَارِ (15)	
جن لوگوں نے	کفر کیا	میدان جنگ	پس نہ	پھیروان سے	پیٹھ	

میدان جنگ میں کفار سے تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ ((15)

وَمَنْ	يُوَلِّهِمْ	يَوْمَئِذٍ	ذُبْرَةً	إِلَّا	مُتَحَرِّفًا	لِقِتَالِ
اور جو کوئی	پھیرے گا ان سے	اس دن	پیٹھ اپنی	مگر	گھات لگانے کو	لڑائی کے لیے

اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے)

أَوْ مُتَحَيِّزًا	إِلَى فِتْنَةٍ	فَقَدْ	بَاءَى	بِغَضَبٍ	مِنَ اللَّهِ	وَمَا وَهُ
یا جگہ پکڑنے کو	اپنی جماعت کی طرف	تو تحقیق	وہ پھر آیا	ساتھ غضب کے	اللہ کی طرف سے	اور اس کا ٹھکانہ

یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے، ان سے پیٹھ پھیرے گا (تو جھوک) وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانہ

جَهَنَّمَ	وَبَنَسْ	الْمَصِيرِ (16)	فَلَمْ	تَقْتُلُوهُمْ	وَلَكِنْ	اللَّهُ
دوزخ ہے	اور وہ بری ہے	جگہ	پس نہیں	تم نے قتل کیا ان کو	اور لیکن	اللہ نے

دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ ((16) تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے

قَتَلَهُمْ	وَمَا	زَمَيْتَ	إِذْ زَمَيْتَ	وَلَكِنْ	اللَّهُ	زَمَى
قتل کیا ان کو	اور نہیں	پھینکی تم نے (کنکریاں)	جب پھینکی تم نے	اور لیکن	اللہ نے	پھینکی تھیں

انھیں قتل کیا۔ اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

وَلِيَبْلِي	الْمُؤْمِنِينَ	وَمِنْهُ	بِلَاغِي	حَسَنًا	إِنَّ	اللَّهُ
اور تاکہ آزمائش کرے	مومنوں کی	اپنی طرف سے	آزمائش	اچھی طرح	بے شک	اللہ

اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے اچھی طرح آزمائے۔ بے شک

سَمِيعٌ	غَلِيمٌ (17)	ذَلِكُمْ	وَأَنَّ	اللَّهُ	مُوهِنٌ	كَئِيدٌ
سننے والا	جاننے والا	یہ	اور بے شک	اللہ	کمزور کرنے والا ہے	تدبیر

خدا سنتا جانتا ہے۔ ((17) بات) یہ (ہے) کہ کچھ شک نہیں کہ خدا کافروں کی تدبیر کو کمزور کر دینے والا ہے۔ ((18)

الْكَافِرِينَ (18)	إِنْ تَسْتَفْتِحُوا	فَقَدْ	جَاءَكُمْ	الْفَتْحُ	وَأِنْ	تَنْتَهُوا
کافروں کی	اگر فتح چاہتے ہو تم	تو تحقیق	پہنچ چکی تمھارے پاس	فتح	اور اگر	تم باز آ جاؤ

(کافرو) اگر تم محمد ﷺ پر فتح چاہتے ہو تو تمھارے پاس فتح آ چکی، (دیکھو) اور اگر تم (اپنے افعال سے) باز آ جاؤ

فَهُوَ	خَيْرٌ لَّكُمْ	وَإِنْ	تَعُوذُوا	نَعُدَّ	وَلَنْ تُغْنِيَ	عَنْكُمْ
تو وہ	بہتر ہے تمہارے لیے	اور اگر	پھیر دو گے تم	ہم بھی پھر کریں گے	اور ہرگز فائدہ نہ کرے گی	شخصیں

تو تمھارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر پھر (نافرمانی) کرو گے تو ہم بھی پھر (تسہیں عذاب) کریں گے۔

فَتَشْكُمُ	شَيْئًا	وَلَوْ	كَفَرْتُ	وَأَنَّ	اللَّهُ مَعَ	الْمُؤْمِنِينَ) 19)
جماعت تمھاری	کچھ بھی	اگرچہ	کثیر ہو جائے	اور بے شک	اللہ ساتھ ہے	مومنین

اور تمھاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمھارے کچھ کام نہ آئیں گی، اور خدا تو مومنوں کے ساتھ ہے۔)) (19)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 11

اَذِغْشِيْكُمْ التَّعَاسَ اَمْنَةً مِنْهُ وَيَنْزِلْ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ اِيَّ مَا لِيُطَهِّرَ كُمْ بِهِ وَيَذْهَبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ
عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝

ترجمہ: جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لئے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی برسایا تاکہ تم کو اس (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے ماؤں جمائے رکھے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ بدر کا معرکہ فی الحقیقت مسلمانوں کے لیے بہت ہی سخت آزمائش تھا۔ اہل ایمان تعداد میں تھوڑے تھے، بے سروسامان تھے، باقاعدہ جنگ کے لیے تیار ہو کر نہ نکلے تھے اور مقابلہ میں ان سے تین گنا بڑا لشکر تھا۔ جو پورے ساز و سامان اور تکبر کرتے ہوئے مکہ سے نکلا تھا، مسلمانوں اور کافروں کی یہ سب سے پہلی باقاعدہ جنگ تھی، پھر صورت ایسی پیش آئی کہ کفار نے پہلے سے اچھی جگہ اور پانی وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔

یہ چیزیں دیکھ کر مسلمانوں کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے آنے لگے۔ اس وقت حق تعالیٰ نے بارش برسائی جس سے میدان کی ریت جم گئی، غسل و وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی جمع کر لیا گیا، گردوغبار سے نجات ملی۔ کفار کا لشکر جس جگہ تھا وہاں کچھ بھر گیا اور پھسلنے سے چلنا پھرنا دشوار ہو گیا۔ جب یہ ظاہری پریشانیاں دور ہوئیں تو حق تعالیٰ نے مسلمانوں پر ایک قسم کی غنودگی طاری کر دی۔ آنکھ کھل کر دلوں سے سارا خوف و ہراس جاتا رہا۔ بہر حال اس بارانِ رحمت نے بدن کو ناپاکی اور دلوں کو شیطان کے وسوسوں سے پاک کر دیا۔ ادھر ریت کے جم جانے سے ظاہری طور پر قدم جم گئے اور اندر سے ڈر نکل کر دل مضبوط ہو گئے۔

آیت نمبر 12

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَأِكَةِ إِنِّي مَعَكُمْ فَمَيِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَالِفِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الزَّعْبُ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَ

اَضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝

ترجمہ: جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں۔ میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب و ہیت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار (کر) اڑا دو اور ان کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔

منفیہوم:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم فرما رہا ہے کہ مومنین کو ثابت قدم رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اس آیت میں فرشتوں کو دو کام دیئے گئے ایک مسلمانوں کی ہمت بڑھانا اور دوسرا براہ راست میدان جنگ میں کفار سے لڑنا۔ فرشتوں کو کفار کے ساتھ سختی سے پیش آنے کا حکم دیا گیا۔ کفار کی گردنوں کے اوپر مارنے اور ان کے جسم کے ایک ایک حصے اور جوڑ پر سخت ضربیں لگانے کا فرمان جاری ہوا تا کہ ان میں کوئی غرور و تکبر باقی نہ رہے اور وہ اتنے مرعوب ہو جائیں کہ کہ ان کی ہمت جواب دے جائے۔

آیت نمبر 13

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَا ☐ قُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ: یہ (سزا) اس لئے دی گئی کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت ایک ایسا سنگین جرم ہے جو فطرت اور اس کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ کیونکہ جنگ کا جواز وہاں ہوتا ہے جہاں کسی حق کی حفاظت یا کسی ظلم کا دفاع مقصود ہوتا ہے، اور اسی صورت میں انسان کے اندر لڑائی کا حوصلہ ابھرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ کے مقابلے میں ایسے کسی حق کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو ایسے لوگ جو خدا کے مقابلے کیلئے اٹھتے ہیں تو ان کے مقدر میں ہمیشہ رسوائی ہی ہوتی ہے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آیت نمبر 14

ذٰلِكُمْ فَذُوقُوْهُ وَاَنْ لِّلْكَافِرِيْنَ عَذَابُ النَّارِ ۝ گو جزا نوالہ 2015ء

ترجمہ: یہ (مزدہ تو یہاں) چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار ہے)۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ میدان بدر میں کفار کو سزا اس لیے دی گئی کہ انہوں نے مل کر خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت کی ہے۔ سو انہیں معلوم ہو جائے کہ خدا کے مخالفوں کو کسی سخت سزا ملتی ہے۔ آخرت میں جو سزا ملے گی اصل تو وہی ہے لیکن دنیا میں بھی اس کا تھوڑا سا نمونہ دیکھ لیں اور عذاب الہی کا کچھ مزہ چکھ لیں۔ روایات میں ہے کہ بدر میں ملائکہ کو لوگ آنکھوں سے دیکھتے تھے اور ان کے مارے ہوئے کفار کو مسلمانوں کے قتل کئے ہوئے کفار سے الگ شناخت کرتے تھے۔ یہاں یہ سزا صرف نمونہ ہے اصل سزا تو آخرت میں ہے۔

آیت نمبر 15

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تَحِثُّوا لَهُمْ الْاَذْبَارَ ۝ ☐ ☐

ترجمہ: اے اہل ایمان! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ جب مسلمان لشکر اور کفار کا لشکر ایک دوسرے کے مد مقابل آجائیں تو میدان نہ چھوڑا جائے۔ کیونکہ جب کوئی سپاہی میدان چھوڑ کر پیچھے کی طرف بھاگے گا تو اس سے دشمن فوج کے حوصلے بلند ہو گئے اور اپنی فوج کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دشمن کے حملوں کی شدت میں اضافہ ہو جائے اور مسلمان ہمت ہار کر دیکھا دیکھی میں پیچھے بھاگنا شروع کر دیں۔ اس صورت میں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ سو کسی صورت میں میدان جنگ نہ چھوڑا جائے۔

آیت نمبر 16

وَمَنْ يُؤْلِهِمْ يَوْمَ ذِئْبَرَةٍ اَلَا مَتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مَتَحَنِّنًا اِلَى فِتْنَةٍ فَقَدْ بَا ☐ يَّ بَعْضُ مِنَ اللّٰهِ وَمَا وَهَّ جَهَنَّمَ طَوْبُ نَسِ الْمَصِيرِ ۝

ترجمہ: اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لئے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے۔ ان سے پیٹھ پھیرے گا تو (سمجھو کہ) وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں وہ دو صورتیں بیان کی جا رہی ہیں کہ جن میں میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنے کی اجازت ہے۔ ایک تو لڑائی میں جنگی چال کے طور پر یا دشمن کو دھوکے میں ڈالنے کی غرض سے لڑتے لڑتے ایک طرف پھر جانا، دشمن یہ سمجھے کہ شاید یہ شکست خوردہ ہو کر بھاگ رہے ہیں لیکن وہ پھر ایک دم پیٹیرا بد ل کر اچانک دشمن پر حملہ کر دے۔ یہ پیٹھ پھیرنا نہیں ہے بلکہ یہ جنگی چال ہے جو بعض دفعہ ضروری ہوتی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی مجاہد لڑتا لڑتا تنہا رہ جائے تو یہ میدان جنگ سے ایک طرف ہو جائے، تاکہ وہ اپنی جماعت کی طرف پناہ حاصل کر سکے یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔ ان دو صورتوں کے علاوہ میدان چھوڑنے کی صورت میں اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اور ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔

آیت نمبر 17

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ

ترجمہ: تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ مکمل نا اُمیدی اور مایوسی کی کیفیت میں جب مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی تو جنگ سے واپسی کے بعد صحابہ کرامؓ اپنے اپنے کارنامے ایک دوسرے کو بتانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس میں اُن کو یہ باور کروایا گیا کہ جنگ میں فتح تمہارے عمل اور کوشش سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ خالصتاً اللہ کی مدد سے یہ کامیابی حاصل ہوئی۔ جو دشمن تمہارے ہاتھ سے قتل ہوئے ہیں وہ درحقیقت اللہ نے قتل کئے ہیں۔ اس آیت میں کفار کے لئے بھی پیغام ہے کہ جو لوگ اللہ کی بندگی قبول کر لیتے ہیں اللہ انہیں تنہا نہیں چھوڑتا۔ میدان جنگ میں اہل اسلام نے کفار کو جب قتل کیا تو اللہ نے اُنکے فعل کو اپنا فعل قرار دیا۔ تاکہ تمام انسانیت کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے بندوں کا اللہ تعالیٰ سے بہت گہرا اور مضبوط ایمانی تعلق ہے۔

وَمَا زَمِنْتَ اِذْ زَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ زَمٰی

ترجمہ: اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے (کنکریاں) پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں حضور ﷺ کے اُس خاص معجزے کا ذکر کیا جا رہا ہے جو میدان جنگ میں سب نے مشاہدہ کیا۔ حضور ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور کفار کی طرف پھینک دی۔ کوئی کافر ایسا نہ تھا جس کی آنکھوں میں ریت کے ذرات نہ گئے ہوں۔ سب کی آنکھیں دیکھنے سے معذور ہو گئیں۔ وہ کچھ ایسے دہشت زدہ اور حواس باختہ ہوئے کہ اپنے ساتھیوں کی لاشیں چھوڑ کر میدان سے بھاگ نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا کہ جب آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکی تھیں تو ظاہری طور پر آپ ﷺ کے ہاتھ یہ عمل کر رہے تھے مگر حقیقی قوت اللہ ہی کی تھی۔ اس آیت میں کفار کے لئے بھی پیغام ہے کہ جو لوگ اللہ کی بندگی قبول کر لیتے ہیں اللہ انہیں تنہا نہیں چھوڑتا۔ میدان جنگ میں حضور ﷺ کے اس عمل کو اللہ نے اپنا عمل قرار دیا۔ تاکہ تمام انسانیت کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے کتنی محبت فرماتا ہے۔

وَلِيْلَيْلِي الْمَوْتِ مِنْهُنَّ بَلَاءٌ اِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ: اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے اچھی طرح آزمالے۔ بیشک خدا سننا جانتا ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کی آزمائش کی وجہ بیان کی جا رہی ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو مسلمانوں کے لئے بغیر ہی کفار کو نیست و نابود کر دیتا یا ایک ہزار فرشتے نہ بھیجتا بلکہ ایک ہی فرشتے سے یہ کام کروا دیتا مگر مسلمانوں کو آزمائش میں ڈال کر ان کے ذریعے دین کی حفاظت اس لئے کروائی گئی تاکہ انہیں دین کے پاسبان ہونے کا شرف حاصل ہو، شہادت اور جہاد کی فضیلت سے انہیں سرفراز کیا جائے۔

آیت نمبر 18

ذَلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنٌ كَيْدُ الْكَافِرِينَ ۝

ترجمہ: (بات) یہ (ہے) کہ کچھ شک نہیں کہ خدا کافروں کی تدبیر کو کمزور کر دینے والا ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ فتح و نصرت اس لئے بھی مسلمانوں کو دی گئی کہ اس کے ذریعے کافروں کی تدبیروں کو ناکام اور ناکارہ بنا دیا جائے۔ جس سے وہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ نہیں۔ اور کوئی تدبیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور آئندہ وہ مسلمانوں سے اُلجھنے سے پہلے اچھی طرح سوچ بچار کر لیں۔

آیت نمبر 19

إِنْ تَسْتَفْتِ حُوفًا □ يَأْتِكُمُ الْفَتْخُ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

ترجمہ: (کافرو) اگر تم (محمد ﷺ پر) فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آچکی (دیکھو) اگر تم (اپنے افعال سے باز) آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں کفار قریش کو براہ راست مخاطب کر کے ان سے فرمایا گیا کہ تم لوگ یہی کہتے تھے کہ اس جنگ میں جو جیتا اسی کو حق پر سمجھا جائیگا۔ سو وہ فتح کا فیصلہ تمہارے سامنے آ گیا ہے، پس اب تم لوگوں کیلئے صحت و سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ تم خود اپنے ہی قائم کردہ اس معیار و میزان کے مطابق حق کے آگے سر تسلیم خم کر دو۔ اس طرح اگر تم لوگ اپنے کفر و باطل سے باز آ گئے تو خود تمہارا ہی بھلا ہوگا۔

وَإِنْ تَعُوذُوا نَعُودُوا لَنْ تَغْنِي عَنْكُمْ فِتْنَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: اور اگر پھر (نافرمانی) کرو گے تو ہم بھی پھر (تمہیں عذاب) کریں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ بھی کام نہ آئے گی۔ اور خدا تو مومنوں کے ساتھ ہے۔

مفہوم:

آیت مبارکہ کے اس حصے میں کفار کو کہا جا رہا ہے کہ اگر وہ اپنی بد اعمالیوں میں دوبارہ مشغول ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دوبارہ سزا دی جائے گی۔ ایک طرح کا فیصلہ آج میدان بدر میں بھی انہوں نے دیکھ لیا کہ کس طرح سے اُن کو کمزور مسلمانوں کے ہاتھوں سے سزا ملی اور ان کا انجام کار کتنا ذلت آمیز تھا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ بھی فرمایا گیا کہ جب خدا کی تائید مسلمانوں کے ساتھ ہے تو کافروں کی تعداد جتنی بھی ہو اللہ کے مقابلے میں اُن کے کسی کام نہیں آئے گی۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- یَغْشٰی کا معنی ہے:
(الف) وہ چھپا دیتا ہے (ب) وہ لرزاتے ہیں (ج) وہ پکڑتے ہیں (د) وہ طاری کر دیتا ہے
- 2- یَغْشٰی کا معنی ہے:
(الف) وہ ڈھانپ دیتا ہے (ب) وہ لرزاتے ہیں (ج) وہ پکڑتے ہیں (د) تم ہار جاتے ہو
- 3- النَّعَاس کا معنی ہے:
(الف) رشتہ دار (ب) لوگ (ج) اُونگھ (د) چھونا
- 4- النَّعَاس کا معنی ہے:
(الف) قبیلہ (ب) لوگ (ج) غنودگی (د) چھونا
- 5- النَّعَاس کا معنی ہے:
(الف) نیند (ب) لوگ (ج) فتنہ (د) چھونا
- 6- رَجَزَ الشَّيْطٰنِ کا معنی ہے:
(الف) شیطان کی چال (ب) شیطان کی مدد (ج) شیطان کی تدبیر (د) شیطان کی نجاست
- 7- بَنَی کا معنی ہے:
(الف) بنیاد (ب) پور پور (ج) ہڈی (د) شروع
- 8- بَنَی کا معنی ہے:
(الف) بنیاد (ب) پلی (ج) ہڈی (د) جوڑ جوڑ
- 9- الْأَعْنَاقِ کا معنی ہے:
(الف) ہاتھ (ب) پاؤں (ج) بازو (د) گردنیں
- 10- رَمِیَتْ کا معنی ہے:
(الف) تو نے پھینکا (ب) ہم نے پھینکا (ج) اُس نے پھینکا (د) میں نے پھینکا
- 11- رَخْفًا کا معنی ہے:
(الف) صلح کی صورت میں (ب) لشکر کشی کی صورت میں (ج) فرار کی صورت میں (د) امن کی صورت میں
- 12- مُوْهِن کا معنی ہے:
(الف) کمزور کرنے والا (ب) اثر کرنے والا (ج) بے حس کرنے والا (د) ب اور ج
- 13- مُتَّخِزِ الْاِلٰی فِتْنَةٍ کا معنی ہے:
(الف) کسی فوج سے جا ملنے کے لیے (ب) لشکر کشی کی صورت میں

(ج) فرار کی صورت میں (د) امن کی صورت میں

14- مَتَّحِرٍ فَأَلْفَنْتَ لَکَ مَعْنًی:

(الف) کسی فوج سے جا ملنے کے لیے (ب) لشکر کشی کی صورت میں

(ج) جنگی چال کے طور پر (د) امن کی طرف

15- لَیْسَ لَیْکَ مَعْنًی:

(الف) کسی فوج سے جا ملنے کے لیے (ب) تاکہ وہ آزمائے

(ج) جنگی چال کے طور پر (د) امن کی صورت میں

بامحاورہ ترجمہ کے سوالات

16- میں ابھی ابھی کفار کے رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں۔

(الف) حمایتوں میں (ب) دلوں میں (ج) ذہنوں میں (د) لشکر میں

17- تو ان کے سر مار کر اڑا دو اور ان کا توڑ دو:

(الف) سر (ب) ناک (ج) کندھا (د) پور پور

18- تم لوگوں نے کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ انہیں قتل کیا:

(الف) فرشتوں نے (ب) رسول ﷺ نے (ج) جنات نے (د) اللہ تعالیٰ نے

19- کچھ شک نہیں کہ اللہ کافروں کی کمزور کر دینے والا ہے۔

(الف) طاقت (ب) معیشت (ج) عقل (د) تدبیر

20- اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو:

(الف) انہیں قتل کرو (ب) انہیں مار بھگاؤ (ج) پیٹھ نہ پھيرو (د) ان سے ڈر جاؤ

21- اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا کہ وہ کافروں کی ---- پر ماریں:

(الف) ٹانگوں (ب) بازوؤں (ج) گردنوں (د) کمروں

22- اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے تیار کر رکھا ہے:

(الف) تحفہ (ب) بدلہ (ج) سزا (د) دوزخ کا عذاب

23- اللہ تعالیٰ کافروں کی تدبیر ----- کو کرنے والا ہے۔

(الف) کمزور (ب) مضبوط (ج) غالب (د) مستحکم

24- جس وقت تم نے نکرے یاں بھینکی تھیں وہ تم نے نہیں بھینکی تھیں بلکہ ---- نے بھینکی تھیں۔

(الف) فرشتوں (ب) اللہ (ج) جنوں (د) رسولوں

اضافی سوالات

25- غزوہ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا تاکہ تم سے دور کر دے:

- (الف) شیطانی نجاست (ب) سستی (ج) کمزوری (د) پیاس
- 27- قرآن میں ہے کہ اے محمد ﷺ! جب آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ آپ ﷺ نے نہیں بلکہ:
- (الف) صحابہ کرامؓ نے پھینکی تھیں (ب) تمام مسلمانوں نے پھینکی تھیں
- (ج) اللہ نے پھینکی تھیں (د) فرشتوں نے پھینکی تھیں
- 28- سورۃ الانفال میں دوبارہ نافرمانی کرنے والے کو کیا کہا گیا؟
- (الف) انکو قید کیا جائے (ب) عام معافی ملے گی (ج) وہ استغفار کریں (د) پھر عذاب ملے گا
- 29- مسلمانوں پر میدان بدر میں اُنکھ طاری کرنے کا مقصد کیا تھا؟
- (الف) آزمائش اور امتحان (ب) امن و تسکین (ج) پھرتی پیدا کرنا (د) کوئی بھی نہیں
- 30- میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے والے کا انجام کیا مقرر کیا گیا؟
- (الف) خدا کا غضب (ب) بہت سخت سزا (ج) اسلام سے خارج (د) کوئی بھی نہیں
- 31- میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے والے کا انجام کیا مقرر کیا گیا؟
- (الف) پھانسی (ب) بہت سخت سزا (ج) اسلام سے خارج (د) دوزخ کا ٹھکانہ
- 32- مومنوں کو کن دو صورتوں میں میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کی اجازت ہے؟
- (الف) پانی کے لئے (ب) کھانے کے لئے
- (ج) جنگی چال اور فوج سے جا ملنے کے لئے (د) گھروالوں کیلئے
- 33- وَمَا زَمَيْنَتْ اِذْ زَمَيْنَتْ مِیْنِ کس واقع کی طرف اشارہ ہے؟
- (الف) فتح مکہ (ب) کنکریاں پھینکنا (ج) جنگ خندق (د) غزوہ اُحد
- 34- غزوہ بدر میں بارش برسانے کا مقصد تھا:
- (الف) پاک کرنا (ب) شیطانی نجاست سے نجات
- (ج) جنگ خندق (د) دونوں الف اور ب
- 35- غزوہ بدر کے موقع پر کافر لوگ مسلمانوں پر کیا چاہتے تھے؟
- (الف) برتری (ب) سبقت (ج) حملہ (د) فتح
- 36- غزوہ بدر میں بارش برسانے کا مقصد تھا:
- (الف) پاک کرنا (ب) پاؤں جمانا (ج) دلوں کی مضبوطی (د) تینوں
- 37- اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی سزا ہوگی۔
- (الف) ہلکا عذاب (ب) قبر کا عذاب (ج) سخت عذاب (د) سر قلم
- 38- کفار کو عذاب دینے کی وجہ تھی۔

- (الف) مسلمانوں کی مخالفت
(ج) کردار کشی
فَقْتَبُوا کا معنی ہے۔ 39
- (الف) تو ثابت قدم رہو
(ج) مخالفت نہ کریں
بِئْسَ الْمَصِيرُ کا معنی ہے۔ 40
- (الف) سیر و سیاحت
(ب) بہت بڑی جگہ
(ج) بہت ہی بری جگہ
(د) دوزخ کا عذاب

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	د	2	الف	3	ج	4	ج	5	الف	6	د	7	ب	8	د	9	د	10	الف
11	ب	12	الف	13	الف	14	ج	15	ب	16	ب	17	د	18	د	19	د	20	د
21	ج	22	ج	23	د	24	الف	25	ب	26	الف	27	ج	28	د	29	ب	30	الف
31	د	32	ج	33	ب	34	د	35	د	36	د	37	ج	38	ب	39	ب	40	ج

سوالات کے مختصر جوابات

مشقی سوالات

- س1۔ سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کن انعامات کا ذکر ہے؟
(لاہور بورڈ 2007، 2009، 2014، 2015)
- ج۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات

سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے درج ذیل انعامات کا ذکر ہے:-

- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر پُر سکون نیند طاری کر دی وہ اپنے آپ کو ہلکے پھلکے محسوس کرنے لگے۔
- بارش برسا کر شیطان کی نجاست سے ان کو پاک کیا دلوں کو مضبوط کیا اور ان کے پاؤں جمائے رکھے۔
- مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے بھیجے جس سے انہیں ہمت اور حوصلہ ملا۔
- کفار کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔

- س2۔ کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اہل ایمان کو سورۃ الانفال کی آیات میں کیا ہدایات کی گئی ہیں؟
(لاہور بورڈ 2015، 2016)
- ج۔ اہل ایمان کو ہدایات

کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں اہل ایمان کو سورۃ الانفال کی آیات میں درج ذیل ہدایات کی گئی ہیں:

- مومنوں کا جب میدان جنگ میں کفار سے مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیریں۔
- صرف دو صورتوں میں پیٹھ پھیرنے کی اجازت ہوگی۔ ایک اپنی فوج سے ملنے کے لئے دوسری جنگی چال کے طور پر۔
- ان صورتوں کے علاوہ پیٹھ پھیرنے والا خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

- س3۔ کفار کو خطاب کرتے ہوئے سورۃ الانفال کی آیات میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟
(لاہور بورڈ 2010، 2013، 2015)

ج۔ کفار کو تنبیہ

کفار کو خطاب کرتے ہوئے سورۃ الانفال کی آیات میں کیا درج ذیل الفاظ میں تنبیہ کی گئی ہے:

- ۱۔ (کافرو) اگر تم (محمد ﷺ پر) فتح چاہتے ہو تو فتح تمہارے پاس آچکی ہے۔
- ۲۔ اگر تم (اپنے افعال سے) باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔
- ۳۔ اگر تم پھر (نافرمانی) کرو گے تو ہم (اللہ) بھی پھر (تمہیں عذاب) کریں گے۔
- ۴۔ اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہیں کثیر ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی اور اللہ تو مومنوں کے ساتھ ہے۔
- س 4۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِيْتُمْ الْكَافِرِيْنَ كَفَرُوْا اَوْ خِفَافًا لَّوْهُمْ لَا تُلٰوْهُمْ ۝ مَفْهُوم بیان کیجیے۔
- ج۔ ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔“
- مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ جب مسلمان لشکر اور کفار کا لشکر ایک دوسرے کے مد مقابل آ جائیں تو میدان نہ چھوڑا جائے۔ کیونکہ جب کوئی سپاہی میدان چھوڑ کر پیچھے کی طرف بھاگے گا تو اس سے دشمن فوج کے حوصلے بلند ہونگے اور اپنی فوج کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دشمن کے حملوں کی شدت میں اضافہ ہو جائے اور مسلمان ہمت ہار کر دیکھا دیکھی میں پیچھے بھاگنا شروع کر دیں۔ اس صورت میں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ سو کسی صورت میں میدان جنگ نہ چھوڑا جائے۔

س 5۔ وَمَا زَمِنَتْ اِذْ زَمِنْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ زَمٰنِي ۝ مَفْهُوم بیان کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے (کنکریاں) پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔“

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں حضور ﷺ کے اُس خاص معجزے کا ذکر کیا جا رہا ہے جو میدان جنگ میں سب نے مشاہدہ کیا۔ حضور ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور کفار کی طرف پھینک دی۔ کوئی کافر ایسا نہ تھا جس کی آنکھوں میں ریت کے ذرات نہ گئے ہوں۔ سب کی آنکھیں دیکھنے سے معذور ہو گئیں۔ وہ کچھ ایسے دہشت زدہ اور حواس باختہ ہوئے کہ اپنے ساتھیوں کی لاشیں چھوڑ کر میدان سے بھاگ نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا کہ جب آپ ﷺ نے کنکریاں پھینکی تھیں تو ظاہری طور پر آپ ﷺ کے ہاتھ یہ عمل کر رہے تھے مگر حقیقی قوت اللہ ہی کی تھی۔ اس آیت میں کفار کے لئے بھی پیغام ہے کہ جو لوگ اللہ کی بندگی قبول کر لیتے ہیں اللہ انہیں تنہا نہیں چھوڑتا۔ میدان جنگ میں حضور ﷺ کے اس عمل کو اللہ نے اپنا عمل قرار دیا۔ تاکہ تمام انسانیت کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے کتنی محبت فرماتا ہے۔

س 6۔ وَلَنْ نُّغْنِيَ عَنْكُمْ فِتْنَتَكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَفَرْتُمْ ۝ مَفْهُوم بیان کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہیں کثیر ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔“

مفہوم:

آیت مبارکہ کے اس حصے میں کفار کو کہا جا رہا ہے کہ اگر وہ اپنی بد اعمالیوں میں دوبارہ مشغول ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دوبارہ سزا دی جائے گی۔ ایک طرح کا فیصلہ آج میدان بدر میں بھی انہوں نے دیکھ لیا کہ کس طرح سے اُن کو کمزور مسلمانوں کے ہاتھوں سے سزا ملی اور ان کا انجام کار کتنا ذلت آمیز تھا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ بھی فرمایا گیا کہ جب خدا کی تائید مسلمانوں کے ساتھ ہے تو کافروں کی تعداد جتنی بھی ہو اللہ کے مقابلے میں اُن کے کسی کام نہیں آئے گی۔

اضافی سوالات

س 7۔ ”وَمَا زَمِنْتَ اِذْ زَمِنْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ زَمٰنِي“ میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

ج۔ کنکریوں کے پھینکے جانے کا واقعہ

جنگ بدر کے موقع پر حضور ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور کفار کے لشکر کی طرف پھینک دی۔ پھر ایک کافر بھی نہ رہا جس کی آنکھیں ریت کے ذروں سے بھر نہ گئی ہوں۔ اس سے کفار ایسے دہشت زدہ اور بدحواس ہو گئے کہ میدان جنگ میں مقتولین کی لاشیں بھی چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے اس عمل پر ارشاد فرمایا کہ اے نبی جب تم کنکریاں پھینک رہے تھے تو پھینکنے والا ہاتھ تو تمہارا تھا لیکن قوت و قدرت ہماری تھی جو اس میں کارفرما تھی۔

س 8۔ کن دوصورتوں میں میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کی اجازت ہے؟

ج۔ میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کی اجازت

صرف دوصورتوں میں میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کی اجازت ہے:

۱۔ جنگی چال کے طور پر

۲۔ اپنی فوج سے ملنے کے لئے

س 9۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کو کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا؟

ج۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی پریشانیاں

غزوہ بدر میں مسلمانوں کو درج ذیل پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا:

جنگ بدر میں کفار میدان بدر میں پہلے ہی پہنچ گئے انھوں نے موزوں جگہ پر اپنے خیمے نصب کر لیے تھے اور پانی پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن جب مسلمان میدان میں پہنچے تو ریت کے ٹیلوں کے سوا کوئی مناسب جگہ نہ تھی جہاں پر وہ اپنا پڑاؤ ڈالیں مجبوراً مسلمانوں کو خیمے گاڑنے پڑے، پانی کی بھی سخت کمی تھی جب چلتے تو پاؤں ریت میں دھنس جاتے تھے۔ یہاں تک کہ وضو اور غسل کے لیے پانی میسر نہ تھا۔

س 10۔ غزوہ بدر میں اللہ نے مسلمانوں پر نیند کیوں طاری کی؟

ج۔ مسلمانوں پر نیند طاری کرنے کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر پُر سکون نیند طاری کر دی وہ اپنے آپ کو ہلکے پھلکے محسوس کرنے لگے۔

س 11۔ غزوہ بدر میں اللہ نے مسلمانوں پر بارش کیوں برسائی؟

ج۔ برش برسانے کا مقصد

اللہ نے مسلمانوں پر بارش برسائی تاکہ شیطان کی نجاست سے ان کو پاک کیا جائے، ان کے دلوں کو مضبوط کیا جائے اور ان کے پاؤں جمائے رکھے۔

س 12۔ غزوہ بدر میں اللہ نے فرشتوں سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ فرشتوں سے ارشاد

اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا کہ:

”میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں۔ میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب اور ہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سر مار (کر) اڑا دو اور اس کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔“

س 13۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کا کیا انجام ہوگا؟

ج۔ مخالفت کرنے والے کا انجام

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والا اللہ کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔ اللہ نے فرمایا:

”اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔“

س 14۔ غزوہ بدر میں میدان چھوڑنے والوں کو کیا سزا ملے گی؟

ج۔ میدان چھوڑنے والوں کی سزا

سورۃ الانفال کی آیات میں کفار سے مقابلہ کرنے والوں کو سختی سے منع کیا گیا کہ وہ میدان جنگ چھوڑ کر نہ جائیں۔ صرف جنگی چال کے طور پر اور اپنی فوج سے ملنے کی صورتوں کے علاوہ پیٹھ پھیرنے والے خدا کے غضب میں گرفتار ہوں گے اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

س 15۔ فتح کے خواہشمند کفار کو سورۃ الانفال میں کیا تنبیہ کی گئی؟

ج۔ کفار کو تنبیہ

فتح کے خواہشمند کفار کو مندرجہ ذیل انداز سے تنبیہ کی گئی:

- ۱۔ (کافرو) اگر تم (محمد ﷺ پر) فتح چاہتے ہو تو فتح تمہارے پاس آچکی ہے۔
- ۲۔ اگر تم (اپنے افعال سے) باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔
- ۳۔ اگر تم پھر (نافرمانی) کرو گے تو ہم (اللہ) بھی پھر (تمہیں عذاب) کریں گے۔
- ۴۔ اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہیں کثیر ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی اور اللہ تو مومنوں کے ساتھ ہے۔

س 16۔ ”النَّعَاسَ“ کی وضاحت کیجیے۔

ج۔ لفظ ”النَّعَاسَ“ کی وضاحت

آیت کریمہ میں یوں دو الفاظ اکٹھے آئے ہیں ”يَغْشِيَكُمْ النَّعَاسَ“ ان پر غودگی طاری کر دی۔ جنگ بدر میں لشکر کفار میدان بدر میں پہلے پہنچا اس لیے مناسب جگہ اور پانی پر قبضہ کر لیا جس سے مسلمانوں میں گھبراہٹ اور تھکن کا احساس ابھرنے لگا اُس مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ نے اُن پر نیند چادر اڑھادی جس کے بعد مسلمان ہشاش بشاش دکھائی دینے لگے۔

س 17۔ رَجَزَ الشَّيْطَانِ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ رَجَزَ الشَّيْطَانِ سے مراد

رَجَزَ الشَّيْطَانِ سے مراد شیطانی نجاست۔ میدان بدر میں کفار کا پانی پر قبضہ تھا۔ مسلمان پانی نہ ہونے اور حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے مختلف وسوسوں کا شکار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پانی برسا کر مسلمانوں کو پاک کر دیا۔ مسلمانوں کا خوف دور ہو گیا اور وہ پاکیزگی کی حالت میں بھی نماز ادا کرنے لگے۔

س 18۔ اَمْنَةً اور لَيُطَهِّرَنَّكُمْ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

اَمْنَةً: تسکین

لَيُطَهِّرَنَّكُمْ: تاکہ تم کو پاک کر دے

س 19۔ فَتَنَّاوُا اور مَسَّالْفَى کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

فَتَنَّاوُا: تو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں

مَسَّالْفَى: میں ابھی ابھی ڈالے دیتا ہوں

س 20۔ فَاصْبِرْ نَوْا اور فَذَوْقُوْهُ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

فَاصْبِرْ نَبَا: تو مارو، تو اُڑادو

فَذَوْقُوهُ: تو اُسے چکھو

س 21۔ شَاقُّوْا اور يُشَاقِّقِی کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

شَاقُّوْا: اُنہوں نے مخالفت کی

يُشَاقِّقِی: وہ مخالفت کرتا ہے

س 22۔ مَاؤُةٌ اور بَنَسِ الْمَصِیْرِ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

مَاؤُةٌ: اُس کا ٹھکانہ

بَنَسِ الْمَصِیْرِ: بہت بُری جگہ

س 23۔ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ اور بَلَّأِیْ حَسَنًا کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ: تم نے اُن لوگوں کو قتل نہیں کیا

بَلَّأِیْ حَسَنًا: اچھی طرح آزمائش

س 24۔ کَیْدِ الْکُفْرِیْنَ اور اِنْ تَسْتَغْفِرْخُوا کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

کَیْدِ الْکُفْرِیْنَ: کافروں کی تدبیر

اِنْ تَسْتَغْفِرْخُوا: اگر تم فتح چاہتے ہو

س 25۔ اِنْ تَنْتَهَوْا اور اِنْ تَعُوْذُوا کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

اِنْ تَنْتَهَوْا: اگر تم باز آ جاؤ

اِنْ تَعُوْذُوا: اگر تم پھر کرو گے

س 26۔ مُؤْهِنٌ اور رَمِیْتُ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

مُؤْهِنٌ: کمزور کر دینے والا

رَمِیْتُ: تو نے پھینکا

(لاہور پورٹ: 2016)